بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین — حافظ عبدالحمید عامر

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ ....!

وفاقی محتسب کا مستحسن فیصلہ

ملتان سے جناب محمد یٰسین شاد نے ادارہ "حرمین" کو درج ذیل تحریر ارسال فرمائی ہے:

"تعلیمی اداروں میں ناظرہ قرآن مجید کی تدریس؟"

"وفاقی محتسب جناب جسٹس عثمان علی شاہ نے پاکستان کے نظام تعلیم کے بارہ میں ایک نہایت دانشمندانہ اور دوررس نتائج کا حامل فیصلہ کراچی کے ایک شہری فیروز احمد شمسی کی دائر کردہ پٹیشن پر صادر فرمایا ہے کہ:

"قرآن پاک ناظرہ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں جماعت سوم تا ہشتم بطور لازمی مضمون پڑھایا جائے۔ اسلامیات کے مختص شدہ ایک سو نمبروں سے چالیس نمبر ناظرہ قرآن پاک کیلئے مخصوص ہوں گے، جبکہ باقی ساٹھ نمبر اسلامیات کے دیگر سوالات کے ہوں گے۔"

وفاقی محتسب نے مزید ہدایت یہ کی ہے کہ:

"جو طالب علم ناظرہ قرآن مجید میں فیل ہو جائے، اسے اگلی جماعت میں ترقی نہ دی جائے۔"

صوبہ سرحد کے ناظم تعلیمات جناب ابوسعید باچہ نے مذکورہ فیصلہ پر عملدرآمد کے احکامات جاری کر دیے ہیں، جبکہ محکمہ تعلیم پنجاب نے اپنے نمبر ۳۔ ایس/۱۱۸۹۳/۸۹۔۱/۳ میں تفصیلی احکامات دیے ہیں کہ تمام تعلیمی اداروں میں پہلا ۳۵ منٹ کا پیریڈ ناظرہ قرآن پاک کے لئے مخصوص ہوگا اور ہر جماعت کا انچارج ٹیچر یہ پیریڈ پڑھائے گا۔ غیر مسلم طلباء اس پیریڈ کے دوران اپنی مذہبی کتاب لائبریری میں جا کر پڑھیں گے۔ یہ حکم سرکاری و نجی تمام تعلیمی اداروں کیلئے نافذ العمل ہوگا۔

جماعت وار تدریس قرآن مجید کی تفصیل

(حصہ پرائمری)

جماعت دوم: عربی قاعدہ مکمل

جماعت سوم: مکمل قرآنی قاعدہ اور آخری نصف پارہ نمبر ۳۰۔

جماعت چہارم : نصف اول پارہ نمبر ۳۰ ، مکمل پارہ نمبر ۲۹ -

جماعت پنجم : سورۃ البقرۃ مکمل

(حصہ مڈل)

جماعت ششم : سورۂ آل عمران تا پارہ نمبر ۱۱

جماعت ہفتم : پارہ نمبر ۱۲ تا اول نصف پارہ نمبر ۲۰

جماعت ہشتم : آخری نصف پارہ نمبر ۲۰ تا پارہ نمبر ۲۸

ہائی کلاس نہم، دہم کے لئے : متعین حصہ کا ترجمہ -

حافظ قرآن کی تعلیمی فیس معاف ہوگی، تعلیمی نمبروں کے علاوہ حافظ قرآن کو ۲۰ نمبر اضافی دیے جائیں گے -

تمام سکولوں میں قرآن سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا"!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا -" (بنی اسرائیل : ۹-۱۰)

"قرآنِ مجید وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے - اور مومنوں کو، جو نیک عمل کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے اجرِ عظیم ہے - اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے"!

قرآنِ مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے اور ہمارے لئے دستورِ حیات! - اس کے احکامات کی تعمیل نہ صرف ہم پر فرض ہے بلکہ اس میں ہماری دنیا اور آخرت کی فلاح کا راز بھی مضمر ہے - اس کے برعکس اس کی تعلیمات سے روگردانی سراسر ہلاکت و خسران کا باعث ہے - حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جن کا لقب "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" ہے، اور جو شفیع المذنبین بھی ہیں، تارکین قرآن کی نہ صرف سفارش نہیں فرمائیں گے، بلکہ رب العالمین کی عدالت میں یہ دعویٰ دائر کر دیں گے کہ :

"يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا -" (الفرقان : ۳۰)

"اے میرے رب، میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا"!

لیکن قرآنِ مجید سے ہمارے مجرمانہ تغافل اور ہماری عاقبت نا اندیشی کی انتہا یہ ہے کہ اس کی تعلیمات سے واقف ہونا تو درکنار، ہمارے عوام کی اکثریت اس کی ناظرہ تعلیم تک سے عاری ہے۔ حتّٰی کہ پڑھے لکھے طبقہ میں بھی بیشتر تعداد ایسے لوگوں کی ہے، جو اس کی ایک آیت ہی درست پڑھ لینے سے قاصر ہیں —— اسے آپ محض ایک لطیفہ کہیں گے یا بہت بڑا قومی المیہ کہ ایک صاحب جو اردو زبان میں بڑی روانی سے گفتگو کر سکتے تھے اور انگریزی سوٹ پہنے، نکٹائی لگائے ہوئے تھے، اپنے ایک ملنے جلنے والے کے ہاں اس کے بیمار والد کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں پتہ چلا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے ——

اس موقع پر جو گفتگو ہوئی، وہ راقم الحروف نے آج سے کچھ عرصہ پہلے ہسپتال روڈ لاہور کی ایک دکان سے سودا خریدتے وقت سنی تھی گفتگو کچھ یوں تھی:

"سُنا ہے بھائی صاحب، آپ کے والدِ ماجد نصیبِ دشمناں کچھ علیل تھے، اب مزاج بخیر تو ہیں؟"

مغموم مسکراہٹ سے جواب ملا:

"اجی، ان کا تو انتقال ہو گیا ہے"!

"ارے! کیا انتقال ہو گیا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"!

افسوس، آج یہ اس امت کے افراد کا حال ہے، جسے "خیرِ امت" کا لقب دیا گیا تھا، اور جسے دنیا والوں کی امامت کے لئے چن لیا گیا تھا:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ —— الاٰیۃ" (اٰلِ عمران: ۱۱۰)

"تم سب سے بہتر امت ہو، جو پیدا ہی اس لئے ہوئے کہ لوگوں میں نیکی کا حکم کرتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ رب العزت پر ایمان لاتے ہو!"

اسی لئے اسے یہ دعا سکھائی گئی:

"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" (الفرقان: ۷۴)

"اے ہمارے رب، ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے"!

حقیقت یہ ہے کہ آج کا مسلمان کتابِ الٰہی کو مکمل طور پر چھوڑ چکا ہے۔ وہ اس سے جو سلوک روا رکھے ہوئے ہے، مولانا ماہر القادری مرحوم نے "قرآن کی فریاد" کے عنوان سے اس کا نقشہ یوں کھینچا تھا ؎

طاقوں پہ سجایا جاتا ہوں — آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں!
تعویذ بنایا جاتا ہوں — دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے — اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے — خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو! — کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں — اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لیے — تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے — ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں!
دل سوز سے خالی رہتے ہیں! — آنکھیں ہیں کہ پُرنم ہوتی ہی نہیں
یوں کہنے کو میں ہر اک جلسے میں — پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے — قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں — ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں — کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں — مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

چنانچہ آج ہمارے عقائد و عبادات، ہمارے معاملات، ہماری سیاست و تجارت، ہماری تہذیب و تمدن اور ہماری معیشت و معاشرت، الغرض سبھی کچھ قرآنِ مجید کی تعلیمات کے منافی ہے۔ یہ ایک ایسی خطرناک صورتِ حال ہے، جس کا آج ہمیں احساس نہیں۔ حالانکہ خود قرآنِ مجید خبردار کر رہا ہے:

"وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔"

(طٰہٰ: ۱۲۴ تا ۱۲۶)

"اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا، اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور روزِ قیامت ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا، میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ فرمائے گا، ایسا ہی (چاہیے تھا) تیرے پاس دنیا میں ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا، اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے"!

قرآنِ مجید ہر دور میں اور ہر معاملہ میں ہمارا اکمل راہنما ہے، اس کی تعلیمات ابدی ہیں ـــــ ضرورت اس امر کی ہے کہ عملاً اسے اپنا راہنما تسلیم کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کا پورا سفر اس کی روشنی میں طے کریں۔ وفاقی محتسب نے جو فیصلہ کیا ہے، گو اس سے قرآنِ مجید کے ان تمام حقوق کے تقاضے پورے نہیں ہوتے جو ہم پر اللہ رب العزت کی طرف سے عائد ہوتے ہیں، تاہم موجودہ حالات میں یہ بھی نہ صرف غنیمت، بلکہ بڑا مستحسن فیصلہ ہے اور اس پر ہم انہیں خراجِ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتے ـــــ اگر صدقِ دل سے ان احکامات پر عملدرآمد کرایا جائے تو انشاء اللہ العزیز اس سے قرآنی تعلیمات کی طرف پیش رفت میں مدد ملے گی اور طلباء کی سوچ کے ساتھ ساتھ ان کا عمل بھی صراطِ مستقیم کی جانب گامزن ہوگا۔

ہم کراچی کے اس معزز شہری کے لئے بھی دعاگو ہیں کہ جن کی تحریک سے مذکورہ اقدام ہوا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ـــــ آمین!

معزز قارئینِ کرام ترسیلِ زر، پرچہ نہ ملنے کی شکایت اور مینجر سے دیگر متعلقہ امور کیلئے درج ذیل پتہ نوٹ فرمالیں؛

محمد سلیمان صاحب مینجر حرمین
پوسٹ بکس ۱۱۱
جامعہ علومِ اثریہ جہلم